The system of Civil Administration in the Bengal Provinces superior to that in the Punjab, but requires revision in certain points.

اور پنجاب کے انتظام کو پسند کرتے ہوں گے مگر یہ گفتگو نہایت قابل بحث کے ہے۔ قانون پنجاب کا ایک مجمل مطلب ہے۔ انہی قوانین کا جو اس ملک میں جاری ہیں۔ ان کے بسط اور پھیلاؤ اور عمل درآمد کے واسطے قواعد مقرر نہیں ہیں۔ ہر حاکم اس میں خود مختار ہے۔ سب حاکموں کی رائے سلیم ہونی ضرور نہیں ہے۔ پھر اس میں کس قدر خرابیاں انجام کو پڑنی متصور ہیں۔ دیوانی کا محکمہ سب محکموں سے زیادہ تر عمدہ ہے جس پر نہایت اہتمام چاہئے۔ یہی محکمہ ہے جس پر آبادی ملک اور اجرائے تجارت اور افزونی بنج بیوپار و استحکام حقوق منحصر ہیں۔ پنجاب میں یہ محکمہ نہایت کم قدر ہو رہا ہے۔ حکام مطلق متوجہ نہیں بلکہ ہم کہتے ہیں کہ متوجہ ہونے کی فرصت نہیں جس قدر مقدمات غور طلب بسبب انتقالات اور معاملات کثیر اور بسبب زیادہ مدت ہو جانے عملداری سرکار کے اس ملک میں ان ملکوں کی عدالتوں میں درپیش ہوتے ہیں۔ وہ ابھی تک پنجاب میں نہیں اور جب ہوں گے تو اس میں کچھ شک نہیں کہ قوانین پنجاب ان کی درستی سے فیصلہ کرنے کو کافی نہیں۔ اس غدر میں دیوانی عدالت کا جس قدر اثر پایا جاتا ہے وہ صرف اتنا ہے اول انتقالات حقیت دوم مقروض ہونا یا مدیون ڈگری ہونا لوگوں کا کہ یہ دونوں باتیں آپس کے فساد کی باعث ہوئیں نہ مقابلہ سرکار کی ان باتوں سے آپس میں دلی رنج تھا اور یہ قاعدہ ہے کہ جب عملداریوں کو سستی ہوتی ہے آپس کے تنازعے سے فسادات برپا ہوتے ہیں۔ پھر ان دونوں باتوں میں جو لوگوں کو آپس میں رنج تھا، سب سے بڑا سبب اس کا یہ تھا کہ انتقالات ناواجبی اور قرضہ ناجائز لوگوں کے سر پر ہو گیا تھا۔ وہ جھوٹی ڈگریوں کے مدیون ہو گئے تھے اور اسی سبب سے دیوانی عدالت پر الزام لگایا جاتا ہے۔ خیال کرنا چاہئے

کہ جس قدر کم توجہی اور ابتری اور سرسری تحقیقات اور خود اختیاری حکم مجوزہ مقدمات دیوانی کی پنجاب میں ہے، وہ بہت اس سے زیادہ خرابیاں پیدا کرے گی۔ دیوانی عدالت کی تاثیر دس برس میں ظاہر نہیں ہوتی۔ پچاس برس بعد پنجاب کو ممالک مغربی شمالی کے انتظام اور تاثیر عدالت دیوانی سے مقابلہ کرنا چاہئے نہ اب ہم اس بات کو منظور کرتے ہیں کہ پریذیڈنسی بنگال اور آگرہ کا قانون متعلق مقدمات دیوانی قابل اصلاح ہے۔ انفصال مقدمات میں بہت تاخیر ہوتی ہے۔ اسٹامپ کے بیش قیمت ہونے سے اپیل کے ہر مقدمہ میں بہت سے درجات قائم ہونے سے لوگوں کو زیرباری ہے۔ حکام دیوانی کو بعض قسم کا اختیار نہ دینے سے انفصال مقدمات میں ہرج تھا۔ سو اس کو ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۵۳ء نے کچھ کچھ رفع کیا اور جس قدر باقی ہے، وہ قابل اصلاح ہے۔ اس میں اگر زیادہ گفتگو دیکھنی منظور ہو۔ ہماری دوسری رائے کو جو درباب انتظام ہندوستان ہے، اس کو ملاحظہ کرو۔

اصل سوم

ناواقف رہنا گورنمنٹ کا رعایا کے اصلی حالات اور اطوار اور عادات اور ان مصائب سے جو ان پر گزرتے تھے اور جن سے رعایا کا دل ہمارے گورنمنٹ سے پھٹتا جاتا تھا

سوم ناواقفیت گورنمنٹ حال رعایا سے

اس میں کچھ شک نہیں کہ ہمارے گورنمنٹ کو رعایا کے حالات اور اطوار اور جو جو دکھ ان کو تھے، ان کی اطلاع نہ تھی

Thirdly, --- The ignorance of government of the state of the country and their subjects.

اور اطلاع ہونے کا کیا سبب تھا کیونکہ حالات اور اطوار کی اطلاع اختلاط اور ارتباط اور باہم آمدورفت بے تکلفانہ سے ہوتی ہے اور یہ بات جب ہوتی ہے کہ ایک قوم دوسری قوم میں مل جل کر اور محبت اور اخلاص پیدا کر کر بطور ہم وطنوں کے توطن اختیار کرے جیسا کہ مسلمان غیر مذہب اور غیر ملک کے رہنے والوں نے ہندوستان میں توطن اختیار کر کے پیدا کیا اور غیر ملکیوں سے برادرانہ راہ و رسم پیدا کی مگر درحقیقت ہمارے گورنمنٹ کو یہ بات جو اصلی سبب رعایا کے حالات کی اطلاع کا ہے حاصل نہیں ہو سکتی اور نہ اس طرح کی سکونت مختلطانہ ہمارے گورنمنٹ کو ہونی متخیل ہے۔ اب رہی یہ بات کہ رعایا خود اپنے مصائب کی اطلاع کرتی تو اس کا قابو رعایا کو نہ تھا کیونکہ رعایا ہندوستان کو تجاویز گورنمنٹ میں ذرا بھی مداخلت نہ تھی اور اگر کسی نے کچھ بے قاعدہ کوئی عرضی پرچہ بھیجا یا بحضور نواب گورنر جنرل بہادر پیش کیا وہ بطور استغاثہ تصور کیا گیا نہ بطور استحقاق مداخلت تجاویز گورنمنٹ میں اور اسی لئے کچھ فائدہ حاصل نہ ہوا۔ اب ضرور ہوا کہ کوئی اور شخص حالات رعایا کی اطلاع گورنمنٹ میں کرے۔ وہ اطلاع منحصر تھی۔

حکام اضلاع حالات رعایا سے مطلق واقف نہ تھی

Local authorities generally unacquainted with the condition of their subjects.

حکام متعہد اضلاع کی رپورٹ پر وہ خود اس سے ناواقف تھے اور کوئی راہ نہ تھی ان کو اطلاع حاصل ہونے کو اور ان کی عدم توجہی اسباب میں اور ان کی نازک مزاجی ایک مشہور بات ہے۔ ان کے رعب سے سب ڈرتے تھے کسی کو سچی بات علی الخصوص وہ کہ جو مخالف طبع اور مزاج حاکموں کے ہوتی تھی، کہنے کا مقدور نہ تھا۔ ہر شخص ملازم اور درباری رئیس سب ڈر کے مارے خوشامد کی بات کہتے تھے اور ہمارے گورنمنٹ نے جو درحقیقت گورنمنٹ نوعیہ ہے، ان باتوں سے گورنمنٹ شخصیہ کی

مفلسی ہندوستان حتی الخصوص مسلمانوں کی

Overwhelming poverty of the Indians particularly of the mahomedans.

صورت پیدا کی تھی۔ پھر یہ طریقہ اطلاع حالات رعایا کا بذریعہ حکام اضلاع ناکافی ہی نہ تھا بلکہ درحقیقت معلوم تھا اس لئے حالات رعایا کے ہمیشہ ہمارے گورنمنٹ سے مخفی رہے جو نیا قانون گورنمنٹ سے جاری ہوا اس سے جو مضرت رعایا کے حال اور رفاہ اور فلاح کو پہنچی اس کا رفع کرنے والا اور اس کی خبر دینے والا کوئی نہ تھا۔ اس قسم کے امور میں کوئی غم خوار رعایا کا نہ تھا بجز ان کے لہو کے جو جل جل کر ان کے بدن میں رہتا تھا اور بجز ان کی بے کسی کے جس پر وہ آپ رو رو کر چپ رہتے تھے۔

نوکریاں بہت قلیل تھیں، روزگار پیشہ جو قابلتا مسلمان تھے، بہت تنگ تھے

Scarity of employments, generally--, The mahommedans whose profession is commonly service were particularly impoverished.

مفلسی اور تنگی معاش ہندوستان کی رعایا کو ہمارے گورنمنٹ کی حکومت میں کیوں نہ ہوتی۔ سب سے بڑی معاش رعایا ہندوستان کی نوکری تھی اور یہ ایک پیشہ گنا جاتا تھا اگرچہ ہر ایک قوم کے لوگ روزگار نہ ہونے کے شاکی تھے مگر یہ شکایت سب سے زیادہ مسلمانوں کو تھی، غور کرنا چاہئے کہ ہندو جو اصلی باشندہ اس ملک کے ہیں زمانہ سلف میں ان میں سے کوئی شخص روزگار پیشہ نہ تھا بلکہ سب لوگ ملکی کاروبار میں مصروف تھے۔ برہمن کو روزگار سے کچھ علاقہ نہ تھا۔ بیس برن جو کہلاتے ہیں، وہ ہمیشہ بیوپار اور مہاجنی میں مصروف تھے۔ چھتری جو اس ملک کے کسی زمانہ میں حاکم بھی تھے۔ پرانی تاریخوں سے ثابت ہے کہ وہ بھی روزگار پیشہ نہ تھے بلکہ زمین سے اور ایک ایک ٹکڑا زمین کی حکومت سے بطور بہیا چارہ علاقہ رکھتے تھے۔ سپاہ ان کی ملازم نہ تھی بلکہ بطور بھائی بندی کے وقت پر جمع ہو کر لشکر آراستہ ہوتا تھا جیسا کہ کچھ تھوڑا سا نمونہ روس کی مملکت میں پایا جاتا ہے البتہ قوم کایت اس ملک میں قدیم سے روزگار پیشہ دکھلائی دیتے ہیں۔ مسلمان اس ملک کے رہنے والے نہیں ہیں۔ اگلے بادشاہوں کے ساتھ بوسیلہ روزگار کے ہندوستان میں آئے اور یہاں توطن

اسی مفلسی کے سبب لوگوں کا ایک آنہ اور ڈیڑھ آنہ یومیہ یا سیر بھر اناج پر باغیوں کی نوکری اختیار کرنا

The same causes induced them to serve the rebels, onone anna, one and half anna, or I seer of flour per diem.

اختیار کیا اس لئے سب کے سب روزگار پیشہ تھے اور کمی روزگار سے ان کو زیادہ تر شکایت بہ نسبت اصلی باشندوں اس ملک کے تھی۔ عزت دار سپاہ کا روزگار جو یہاں کی جاہل رعایا کے مزاج سے زیادہ تر مناسبت رکھتا ہے۔ ہمارے گورنمنٹ میں بہت کم تھا۔ سرکاری فوج جو غالبًا مرکب تھی، تلنگوں سے اس میں اشراف لوگ نوکری کرنی معیوب سمجھتے تھے۔ تھے سواروں میں البتہ اشرافوں کی نوکری باقی تھی مگر وہ تعداد میں اس قدر قلیل تھی کہ اگلی سپاہ سوار سے اس کو کچھ بھی نسبت نہ تھی۔ علاوہ سرکاری نوکری کے اگلے عہد کے صوبہ داروں اور سرداروں اور امیروں کے نج کے نوکر ہوتے تھے کہ ان کی تعداد بھی کچھ کم خیال کرنی نہیں چاہئے۔ اب یہ بات ہمارے گورنمنٹ میں نہیں ہے اس سبب سے رعایا کو حد سے زیادہ قلت روزگار تھی اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جب باغیوں نے لوگوں کو نوکر رکھنا چاہا، ہزارہا آدمی نوکری کو جمع ہو گئے اور جیسے بھوکا آدمی قحط کے دنوں اناج پر گرتا ہے اسی طرح یہ لوگ نوکریوں پر جاگرے (شعر)

ملد گرسنہ در خانہ خالی برخواں　　عقل باور نکند کز رمضاں اندیشد

بہت سے آدمی صرف آنہ ڈیڑھ آنہ یومیہ پر نوکر ہوئے تھے اور بہت سے آدمی بغرض یومیہ کے سیر ڈیڑھ سیر اناج پاتے تھے۔ اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ ہندوستان کی رعایا جیسی نوکری کی خواہش مند تھی ویسی ہی مفلسی اور ناداری سے محتاج اور تنگ تھی۔

خیراتی پنشن اور انعام بند ہونے سے ہندوستان کا زیادہ محتاج ہونا

ایک اور راہ تھی اگلی عملداریوں میں آسودگی رعایا کی یعنی جاگیر روزینہ انعام و اکرام جب شاہجہاں تخت پر بیٹھا تو صرف بروز تخت نشینی چار لاکھ بیگہ زمین اور ایک سو بیس گاؤں جاگیر میں اور لاکھوں روپیہ انعام میں دیئے۔ یہ بات ہمارے گورنمنٹ میں یک قلم مسدود تھی بلکہ پہلی جاگیریں بھی ضبط ہو گئی تھیں۔ جس

The stoppage of charitable pensions and stipends tending in a great measure to the poverty of the Indians.

ضبطی کے سبب ہزارہا آدمی نان شبینہ کو محتاج ہو گئے تھے۔ زمینداروں کاشتکاروں کی مفلسی کا حال ہم پہلے بیان کر چکے۔ اہل حرفہ کا روزگار بسبب جاری اور رائج ہونے اشیا تجارت ولایت کے بالکل جاتا رہا تھا۔ یہاں تک کہ ہندوستان میں کوئی سوئی بنانے والا اور دیا سلائی جلانے والے کو بھی نہیں پوچھتا تھا۔ جولاہوں کا تار تو بالکل ٹوٹ گیا تھا۔ جو بدذات سب سے زیادہ اس ہنگامہ میں گرمجوش تھے، خدا کے فضل سے جبکہ ہندوستان بھی سلطنت گریٹ برٹن میں داخل تھا تو سرکار کو رعایا کے اس تنگی حال پر توجہ کرنی اور ان کے ان روحانی غم اور دلی رنجشوں کے مٹانے میں سعی کرنی ضرور تھی۔

کمپنی نرت سے ملک کی زیر باری

The investment of capital in Government loan.

کمپنی نرت سے ایک نئی طرح کی زیرباری ملک ہوئی تھی جو کسی پہلی عملداری میں اس کی نظیر نہیں ہے جتنا روپیہ قرض لیا جاتا تھا، اس کے سود کے وصول کرنے کی تدبیر بلکہ سود اور اخراجات اور انتفاع کے وصول کرنے کی تدبیر ملک سے ہوتی تھی غرضیکہ ہر طرح سے ملک مفلس اور محتاج ہو گیا۔ اگلے خاندان جن کو ہزاروں کا مقدور تھا، معاش سے بھی تنگ تھے اور یہ ایک اصلی سبب ناراضی رعایا کا گورنمنٹ سے تھا۔

صرف مفلسی کے سبب سے رعایا کا تبدل عملداری چاہنا

Poverty the cause of the subject's rejoicing at the idea of a change of Government, and wishing for it.

لوگوں کے دل جو تبدل عملداری کو چاہتے تھے اور نئی عملداری کے راغب اور دل سے اس سے خوش تھے، میں بہت سچ کہتا ہوں کہ اسی سبب سے تھے۔ ہم سچ کہتے ہیں اور پھر ہم کہتے ہیں کہ ہم بہت سچ کہتے ہیں جب افغانستان سرکار نے فتح کیا لوگوں کو بڑا غم ہوا کیا سبب تھا صرف یہ تھا کہ اب مذہب پر اعلانیہ دست اندازی ہوگی۔ جب گوالیار فتح ہوا، پنجاب فتح ہوا، اودھ لیا گیا، لوگوں کو کمال رنج ہوا۔ کیوں ہوا اس لئے ہوا کہ ان پاس کے ہندوستانی عملداریوں سے ہندوستانیوں کو بہت آسودگی تھی۔

نوکریاں اکثر ہاتھ آتی تھیں۔ ہر قسم کی ہندوستانی اشیا کی تجارت بکثرت تھی۔ ان عملداریوں کے خراب ہونے سے زیادہ افلاس اور محتاجی ہوتی جاتی تھی۔ ہمارے گورنمنٹ کی عملداری میں خوبیاں اور بھلائیاں بھی حد سے زیادہ تھیں۔ میں سب پر عیب نہیں لگاتا بقول شخصے (شعر)

عیب مے جملہ بگفتی ہنرش نیز بگو   نفی حکمت مکن از بہر دل عامے چند

امن اور آسائش اور آزادی رستوں کا صاف ہونا ڈاکوؤں، رہزنوں، ٹھگوں کا نیست و نابود ہونا، سڑکوں کا آراستہ ہونا، مسافروں کی آسائش، بیوپاریوں کا مال دور دور بھیجنا، غریب اعلیٰ ادنیٰ کے خطوط کا دور دوست ملکوں میں برابر پہنچنا، خونریزی اور خانہ جنگی کا بند ہونا، زبردست سے زبردست کا زور اٹھنا اور اسی قسم کی بہت سی باتیں ایسی اچھی ہیں کہ کسی عملداری میں نہ ہوئی ہیں نہ ہوں گی مگر غور کرو کہ ان باتوں سے وہ مصیبت جس کا ہم ذکر کرتے ہیں، نہیں جاتی ایک اور بات دیکھو کہ یہ نفع عملداری کا جو مذکور ہوا کن لوگوں کو زیادہ تر تھا، اول عورتوں کو کہ سب طرح سے آسائش میں تھیں، خانہ جنگی میں اولاد کا مارا جانا، چور ٹھگوں کے ہاتھ سے لٹنا، عاملوں کے ہاتھ سے خاوندوں اور بچوں کا محفوظ رہنا اور ہزارہا طرح کے مصائب سے محفوظ نہیں پھر دیکھ لو کہ کس قدر خیرخواہ اور مداح سرکار کی عملداری کی نہیں۔ مہاجن اور تجارت پیشہ لوگ بہت آسائش سے تھے پھر ان میں سے کوئی بھی بدخواہ نہ تھا حاصل یہ کہ جن لوگوں کو عملداری سرکار سے نقصان نہیں پہنچا تھا ان میں سے کوئی بدخواہ نہیں ہوا۔

اصل چہارم

ترک ہونا ان امور کا ہمارے گورنمنٹ کی طرف سے جن کا بجالانا ہمارے گورنمنٹ پر ہندوستان کی حکومت کے لئے واجب اور لازم تھا

چہارم نہ کرنا ان باتوں کا جن کا کرنا گورنمنٹ پر واجب تھا

Fourthly neglect in matters which should have received consideration of Government.

جو مراتب کہ ہم اسی مقام پر لکھتے ہیں کہ وہ ہمارے بعض حکام کے ناگوار طبع ہوں مگر ہم کو سچ لکھنا اور دل کھول کر کہنا اس مقام پر بہت ضرور ہے یہ وہ بات ہم کہتے ہیں کہ جس سے جنگلی وحشی جانور دام میں آتے ہیں، درندے رام ہوتے ہیں، انسان کی تو کیا حقیقت ہے کیا لارڈ بیکنز ایسیز کافی نہیں کہ ہم اس مقام پر دوستی اور محبت اور ربط اور اتحاد کے فائدہ بیان کریں۔ ہاں اتنی بات بیان کرنی ضرور ہے کہ آپس کی محبت اور ہمسایہ کی دوستی سے گورنمنٹ اور رعایا کی محبت بہت بڑھ کر ہے۔ دوست کو ایک شخص سے دوستی کرنی پڑتی ہے اور گورنمنٹ کو اپنی تمام رعایا سے محب اور محبوب صرف دو شخص ہوتے ہیں جو دلی ارتباط سے ایک گنے جاتے ہیں۔ گورنمنٹ کو تمام رعایا سے ایسا ارتباط پیدا کرنا پڑتا ہے کہ رعیت اور گورنمنٹ سب مل کر ایک تن ہو جائیں (شعر)

محبت اور اتحاد کا ہندوستانیوں سے نہ کرنا

Want of cordiality towards the Indians.

رعیت چو بیخ است و سلطاں درخت   درخت اے پسر باشد از بیخ سخت

کیا یہ بات ہندوستان میں ہمارے گورنمنٹ سے نہیں ہوسکتی تھی؟ کیوں نہیں ہوسکتی تھی اس لئے کہ ہم کو دن رات تجربہ ہوتا ہے کہ دو غیر ملک اور مختلف مذہب کے آدمیوں میں دلی اتحاد ہوتا ہے۔ اس صورت میں کہ وہ اتحاد کرنا چاہیں اور یہ

پاؤل کا خط ۱، باب ۳، درس ۱۲